قبر پرستی ◎ ایک فتنہ

تحریر: ابواُمامہ نوید احمد بشار۔ مدرس جامعہ علوم اُثریہ جہلم

اولیاء وصالحین کی قبروں پر تبرک کے حصول کیلئے یا ویسے مساجد بنانا ممنوع وحرام ہے، یہ منکر عمل شرک کا ذریعہ ہے، نیز یہ کافر قوموں کے ساتھ مشابہت اور قبروں کی حد درجہ تعظیم بھی ہے، اس سے بدعات وخرافات کے چور دروازے کھلتے ہیں، اس فتنہ نے ملکِ پاکستان کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا ہے، لوگ اللہ رب العالمین کے دروازے سے دور ہو گئے ہیں، اس حوالے سے دس صحیح احادیث پیش خدمت ہیں:

۱۔ سیدنا جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے پانچ دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے اس بات سے بری کر دیا گیا ہے کہ تم میں سے کوئی میرا خلیل ہو، میرے ربّ نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے، جس طرح ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا۔ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیل بناتا۔ خبردار! بے شک تم سے پہلے لوگوں نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام اور صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا، پس تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔'' [صحیح مسلم: 532]

۲۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ سب سے برے لوگ وہ ہیں، جن کی زندگی میں قیامت قائم ہوگی اور وہ لوگ جنہوں نے قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔'' [مسند الامام احمد: 1/405۔435؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 10413؛ وسندہ حسن]

۳۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ''جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ محترمہ نے ''کنیسہ'' کا تذکرہ کیا، جسے انہوں نے سرزمین حبشہ میں دیکھا تھا، اس بت کو ''ماریہ'' کہا جاتا تھا، سیدہ ام سلمہ اور سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سرزمین حبشہ گئی ہیں، انہوں نے اس کے حسن اور اس میں رکھی ہوئی تصویروں کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور ارشاد فرمایا: یہی وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بنالیتے۔ پھر اس مسجد میں ان کی تصویریں بناتے، یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہے۔'' [صحیح البخاری: 1341، صحیح مسلم: 528]

شیخ الاسلام ثانی، عالم ربانی، علامہ ابن القیم الجوزیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات

طیبہ کے آخری ایام میں قبروں کو سجدہ گاہ بنانے سے منع فرما دیا تھا، پھر آپ ﷺ نے ان پر لعنت کی، کیونکہ یہ کام اہل کتاب کے فعل کے مشابہہ ہے، تاکہ آپ اپنی امت کو یہ کام کرنے سے روکیں۔'' [اغاثۃ اللھفان من مصاید الشیطان:186/1]

۴۔ سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی آخری بات یہ تھی: (وَاعْلَمُوا أَنَّ شِرَارَ النَّاسِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ) [مسند الامام احمد:196/1؛ وسندہ حسن]

''جان لو! بلاشبہ سب سے برے لوگ وہ ہیں، جنھوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔''

۵۔ سیدہ عائشہ اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں ''جب نبی کریم ﷺ مرضِ وفات میں مبتلا ہوئے تو آپ ﷺ اپنی چادر کو بار بار رخِ زیبا پر ڈالتے، جب گھبراہٹ ہوتی تو اپنے چہرۂ مبارک سے چادر ہٹا دیتے، آپ ﷺ نے اسی اضطراب و پریشانی کی حالت میں فرمایا: یہود و نصاریٰ کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دور کرے جنھوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو مسجد بنا لیا ہے، آپ یہ فرما کر امت کو ایسے کاموں سے ڈراتے تھے۔'' [صحیح البخاری:435؛ صحیح مسلم:531] جب نبی کریم ﷺ کو علم ہو گیا کہ عنقریب فوت ہو جائیں گے تو وفات سے پہلے آپ ﷺ نے افرادِ امت کو قبر پر مسجد بنانے سے ڈرایا، اسی خدشہ کے پیشِ نظر آپ کو حجرۂ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں دفن کیا گیا، ورنہ بقیع الغرقد میں دفن کیا جاتا۔

۶۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میری قبر کو بت خانہ نہ بنانا، اس قوم پر اللہ کی لعنت ہو جس نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔'' [مسند الحمیدی:1025، وسندہ حسن]

اس حدیث کی تشریح میں علامہ برکوی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''بت پرستی میں سب سے بڑا فتنہ قبر پرستوں کا ہے یہی بت پرستی کی جڑ ہے جیسا کہ سلف صالحین میں سے صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ نے یہ بات کہی ہے، چنانچہ شیطان ایک ایسے آدمی کی قبران کے سامنے کرتا ہے جس کی وہ تعظیم کرتے ہیں، پھر اُسے معبد خانہ بنا دیتا ہے، بعد ازاں! شیطان اپنے دوستوں کے ذہنوں میں یہ بات ڈالتا ہے کہ جو آدمی ان کی عبادت کرنے، ان کی قبر کو میلہ، عرس گاہ اور معبد خانہ بنانے سے روکتا ہے، وہ ان کی گستاخی اور حق تلفی کرتا ہے، اس پر جاہل لوگ ایسے (حق گو) آدمی کو قتل کرنے، سزا دینے اور اس کی تکفیر کرنے کے درپے ہو جاتے ہیں، حالانکہ اس کا جرم صرف اتنا ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی بات ماننے کا حکم دیتا ہے اور اس بات سے روکتا ہے جس سے اللہ اور اس کے رسولؐ نے منع کیا ہے۔'' [زیارۃ القبور ص:39]

۷۔ سیدنا ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: (لَا تُصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ، وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا) ''قبروں کی طرف منہ کر کے نماز نہ پڑھو، نہ ہی ان کے اوپر بیٹھو۔'' [صحیح مسلم: 972] اس حدیث کے تحت علامہ برکوی حنفی رحمہ اللہ نے کیا خوب کہا ہے۔ ''جو شخص زیارتِ قبور سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت، اوامر و نواہی، صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ کے عمل کا موازنہ آج کل کے لوگوں کے عمل سے کرے گا تو وہ ان دونوں کو ایک دوسرے کے اس قدر مخالف پائے گا کہ یہ دونوں کبھی اکٹھے ہو ہی نہیں سکتے۔

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے سے منع کیا ہے اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں ان کے پاس نماز پڑھتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو سجدہ گاہ بنانے سے منع کیا ہے، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں قبروں پر مسجدیں اور مزار بناتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر چراغ جلانے سے منع کیا ہے، یہ مخالفت میں چراغ اور موم بتیاں جلاتے ہیں اور اس پر رقم خرچ کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو برابر کرنے کا حکم دیا ہے، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں انہیں گھروں کی طرح بلند کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکی قبریں اور ان پر عمارت بنانے سے روکا ہے، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں انہیں پکا کرتے اور ان پر قبے بنانے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر لکھنے سے منع کیا ہے، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں ان پر قرآن وغیرہ کی لکھی ہوئی تختیاں لگاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر اضافی مٹی ڈالنے سے روکا ہے، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں اضافی مٹی کے ساتھ ساتھ پکی اینٹیں، پتھر اور سیمنٹ بھی لگاتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں میلہ گاہ اور مزار بنانے سے روکا ہے، یہ مخالفت کرتے ہیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ یہ ہر اس بات کی مخالفت کرتے ہیں جس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے یا جس سے روکا ہے، الغرض وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت سے دشمنی کماتے ہیں۔'' [زیارۃ القبور ص:15]

۸۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا) ''اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور ان کو قبرستان مت بناؤ۔'' [صحیح البخاری: 432؛ صحیح مسلم: 777]

۹۔ صحیح مسلم میں ایک جگہ یہ الفاظ بھی آتے ہیں، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ) ''اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ۔'' [صحیح مسلم: 780]

۱۰۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (**أَلْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْحَمَّامَ وَالْمَقْبَرَةَ**) ''حمام اور مقبرہ کے علاوہ ساری کی ساری زمین مسجد ہے۔'' [مسند الامام احمد: 96/3؛ سنن ابی داؤد: 492؛ وسندہ صحیح] تلک عشرۃ کاملۃ

فائدہ نمبر 1: علامہ یمن محمد بن اسماعیل صنعانی رحمہ اللہ علیہ بیضاوی کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''بیضاوی کہتے ہیں: یہود و نصاریٰ چونکہ اپنے انبیائے کرام کی شان و عظمت کے سبب ان کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا کر ان کی تعظیم کیا کرتے تھے اور نماز وغیرہ میں ان کی طرف منہ کیا کرتے تھے، انہوں نے قبروں کو معبد خانہ بنا رکھا ہے اور مسلمانوں کو اس کام سے منع کیا ہے۔ اب اگر کوئی شخص کسی نیک آدمی کی قبر کے پڑوس میں مسجد بنا لیتا ہے اور اس کا مقصد نیک آدمی سے تبرک حاصل کرنا ہے، نہ کہ اس کی تعظیم کرنا، نہ ہی وہ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے۔

میں (امیر صنعانی رحمہ اللہ علیہ) کہتا ہوں: بیضاوی اگر یہ کہتا ہے کہ اگر تعظیم کے لیے نہ ہو تو جائز ہے تو اسے کہا جائے گا، قبر کے قریب مسجد بنانا اور اس سے تبرک حاصل کرنا تعظیم نہیں تو اور کیا ہے؟ نیز منع کی احادیث مطلق ہیں، بیضاوی کی ذکر کردہ تاویل پر کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔'' [سبل السلام شرح بلوغ المرام: 229/1]

فائدہ نمبر 2: بعض کہنے والے کہتے ہیں کہ یہ مسجدیں قبروں کے اوپر نہیں، ایک طرف بنائی جاتی ہیں، یاد رہے کہ وہ مسجد قبر کے اوپر ہی بنائی گئی ہے، جیسا کہ کہا جاتا ہے: **بنى السلطان على مدينة كذا، أو على قرية كذا سورا.** ''فلاں بادشاہ نے فلاں شہر یا بستی پر فصیل بنائی ہے۔'' حالانکہ فصیل شہر یا بستی کے اوپر نہیں بنائی جاتی، لیکن اس کے ارد گرد واقع ہوتی ہے، عربی زبان میں اس کا استعمال بکثرت ہے۔ قبروں پر مسجدیں بنانا بالاجماع حرام اور ممنوع ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ''انبیائے کرام، صالحین اور بادشاہوں وغیرہم کی قبروں پر بنائی گئی مساجد منہدم کرنا یا کسی دوسرے طریقے سے ان کو ختم کرنا ثابت ہے، میرے علم کے مطابق اس بارے میں مشہور علما کے درمیان کوئی اختلاف نہیں، اسی طرح بلا اختلاف ان میں نماز بھی جائز نہیں، مذکورہ نہی، لعنت اور دیگر احادیث کی بنا پر ہمارا ظاہر مذہب یہی ہے کہ ایسا کرنا درست نہیں ہے۔'' [اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفۃ اصحاب الجحیم: 287/2]

نیز فرماتے ہیں۔''ائمہ کرام کا اتفاق ہے کہ قبر پر مسجد نہ بنائی جائے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگ قبروں پر مسجدیں بناتے تھے، البتہ تم قبروں کو سجدہ گاہ مت بناؤ، میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔ اسی طرح مسجد میں میت کو دفن کرنا بھی جائز نہیں، اگر مسجد دفن کرنے سے پہلے بنی ہو تو قبر کو برابر کر دیا جائے یا اگر قبر نئی ہے تو اُسے اکھاڑ دیا جائے، اگر مسجد بعد میں بنائی گئی ہو تو ایسی صورت میں یا تو مسجد کو ختم کر دیا جائے، یا قبر کی تصویر مٹا دی جائے گی، قبر پر بنائی گئی مسجد میں فرض یا نفل کوئی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔''
[مجموع الفتاویٰ:22/194،195]

مزید فرماتے ہیں:''جو لوگ قبروں اور خانقاہوں کی تعظیم کرتے ہیں، ان کی نصاریٰ کے ساتھ بہت زیادہ مشابہت ہے، چنانچہ جب میں قاہرہ آیا تو قبروں کی تعظیم کرنے والے چند صوفی اکٹھے ہو کر میرے پاس آئے اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور عیسائی مذہب کے متعلق میرے ساتھ مناظرہ کرنے لگے، یہاں تک کہ میں نے ان کی خرابیوں کو واضح کر دیا اور ان کے تمام دلائل کا جواب دے دیا، بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ انہوں نے مسلمانوں اور نبی کریم ﷺ کی نبوت کے رد میں کتابیں لکھیں ہیں، کچھ مسلمان میرے پاس وہ کتابیں لے آئے، میرے سامنے ان کو پڑھنے لگے، تاکہ میں نصاریٰ کے دلائل کا جواب دوں اور ان کی خرابیوں کو واضح کروں، عیسائیوں کے ساتھ آخری مناظرے میں مَیں نے ان سے کہا: تم مشرک ہو، ان کے مشرک ہونے کی وجہ یہ بیان کی کہ تم قبروں کے مجاور، بت پرست، قبروں کے پجاری اور ان سے مدد مانگتے ہو تو اس نے کہا: نہ ہم انہیں شریک ٹھہراتے ہیں، نہ ہی ان کی عبادت کرتے ہیں، بلکہ ہم تو انہیں وسیلہ بناتے ہیں جیسا کہ مسلمان کرتے ہیں کہ وہ ایک نیک آدمی کی قبر پر جاتے ہیں، اس کی کھڑکیوں سے جا چمٹتے ہیں نیز اسی طرح کے دیگر کام کرتے ہیں۔

میں نے اسے کہا: یہ سب کچھ شرک ہے، دینِ اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں، اگرچہ کچھ جاہل لوگ یہ کام کرتے ہیں، اس پر اس نے اقرار کر لیا کہ یہ شرک ہے، یہاں تک کہ ایک عیسائی عالم بھی وہاں موجود تھا، جب اس نے یہ بات سنی، اس نے کہا: جی ہاں! ایسے تو پھر ہم مشرک ہی ہیں۔

بعض عیسائی کچھ مسلمانوں سے کہتے ہیں: ہمارا بھی ایک سید اور ایک سیدہ ہیں، آپ کا بھی ایک سید اور ایک سیدہ ہیں، ہمارے سید مسیح اور سیدہ مریم رضی اللہ عنہا ہیں، آپ کے لئے سید حسین اور سیدہ نفیسہ ہیں۔ جاہل اور بدعتی مسلمانوں کے ان کاموں سے عیسائی بڑے خوش ہوتے ہیں کیونکہ یہ ان کے دین سے موافقت اور مشابہت رکھتے ہیں، وہ یہی چاہتے ہیں کہ وہ مضبوط اور زیادہ ہو جائیں گے۔'' [مجموع الفتاویٰ:27/461،462]